Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.B.66.

16 B 66

وہ رکن رکین سلطنت ہے | مختار و امین سلطنت ہے
ذیجاہ ہی وہ دبیر اکبر | باشوکت و شان و فوج و لشکر
باعلم ہی باکمال ہی وہ | اس رتبہ پہ خوش خصال ہی وہ
انصاف پسند و دادگر ہی | مخلوق پہ لطف کی نظر ہی
کُل ہند کی سروری ہی اوسکو | لفٹنٹ گورنری ہی اوسکو
یہ اوسکا ہی دور سروری ہی | جو علم کو روز برتری ہے
اللہ اوسے رکھے سلامت | باعزت و احترام و برکت

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

کب علم سے ہند کو تھی نسبت — پہلے تھی جہان تہان جہالت

دو چار اگر پڑہے ہوے تھے — اپنے تئین دور کھینچتے تھے

گن لو اب مدرسے ہین کتنے — کتنے ہین مدرس اور لڑکے

ہر علم کے باب مین سخن ہی — ہر فن کی کتاب مین سخن ہی

ہر لب پہ ہی داستان علمی — ہر بات مین ہی بیان علمی

ہوتا ہی کسیکو یہان تعصب — حیرت سے کسیکو ہی تعجب

ناحق یہ تعصب و عجب ہی — پوچھے کوئی ہمسے کیا سبب ہی

ہان اسکا سبب ہی آشکارا — اب چمکا ہی ہند کا ستارا

اقبال کے آسمان کا نیّر — نواب فلک جناب میور

یارب اوسے دیر گاہ رکھیو	شاہان جہان کا شاہ رکھیو
یا ور رہو ہمیشہ بخت اوسکا	قائم رہے تاج و تخت اوسکا
وہ علم و ہنر کی قدرداں ہین	خود صاحب علم بیگمان ہین
باعلم ہین سب امیر اوسکے	اور ہین حکما وزیر اوسکے
ہر ایک کو رتبہ فضیلت	ہر علم سے خوب واقفیت

دعای بقای داور عالیقدر دبیر اکبر جناب سر ولیم میور
یعنی جناب نواب لفٹنٹ گورنر قدر افزای علم و ہنر

ای بلبل خوش نوا صدا کہ	ہی فصل بہار چہچہا کہ
کب علم کا ہند مین تہا چرچا	کون علم کی قدر جانتا تہا

دعای سلامتی جناب ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ

خلّد اللہ ملکہا و سلطانہا اللّٰہم بارک فی عمرہا و
زد فی مالہا و ملکہا و اقبالہا

حق بات زبان پہ کیون نہ آوے ۔ اور علم عروج کیون نپاوے
اسوقت مین کون ہین شہنشاہ ۔ حضرت ملکہ ہین خلد اللہ
وہ زینتِ تختگاہ شاہی ۔ زیبا جس پر کلاہ شاہی
وہ صاحب علم و جاہ و اقبال ۔ وہ مالک ملک و دولت و مال
حاصل اوسے رتبۂ سلیمان ۔ شاہان زمان ہون جسکے مہمان
وہ صاحب سیف اور قلم ہی ۔ وہ صاحب چتر اور علم ہی

جب لڑکیاں نثر پڑھ چکینگی + مضمون وہی نظم میں پڑھینگی
اس وضع سے خوب یاد ہوگا اور نظم سے دل بھی شاد ہوگا
ہے نظم مناسب طبیعت حاصل ہوتی ہے اس سے فرحت

دعا

ہے اب یہ مری دعا خدایا لایق مرے دے صلا خدایا
یعنے یہ کتاب ہووے رائج اور عمدہ ہوں اسکے سب نتایج
مقبول ہو یہ کلام میرا تا ہو مرے بعد نام میرا
تعلیم اسکی مفید ہووے اور علم کی یہ کلید ہووے
درجہ بڑھیں اس سے لڑکیونکے اور رتبہ بڑھیں معلمونکے

چھوٹے بھائی کو کس خوشی سے — لکھتی ہی وہ منشیانہ فقرے

خط ساتوین مین بہن کو مضمون — لکھا ہی کہ خرچ بھیجتی ہون

خط آٹھواں ہی بنام شوہر — ہی ذکر در انتظامِ شوہر

شوہر کا جواب خط نوان ہی — بی بی کی صفات کا بیان ہی

دسواں خط ہی بنام زینب — محفل ہی در اہتمام زینب

خط گیارھوان تعزیت مین لکھا — شوہر سے شاگرد کا مرا تھا

خط بارھوان بھی ہی تعزیت کا — بیٹے کی وفات کا ہی پُرسا

خاتمہ

اب ختم یہ مثنوی ہوئی ہی — اِس نظم سے اور دل لگی ہی

ہر حال کو صاف صاف لکھا
جو لکھا بانکشاف لکھا

چوتھا ہی خط باپ کو لکھا ہی
گھر کے کامون کا تذکرہ ہی

خط پانچوان والدہ کو لکھا
اور اوسنے طلب کیا ہی کپڑا

قیمت کپڑے کی بھیجدی ہی
تفصیل خرید بھی لکھی ہی

پھر شکوہ فضولیون کا کرکے
صرفِ زائد پہ نام دھر کے

لکھتی ہی کہ شادیِ پسر مین
شادی کرون خرچ مختصر مین

ذر رقص و سرود نے نچھاور
جو پھینکتے ہین دُلھن کے سر پر

آتشبازی سے کام کیا ہی
یہ سارا فضول ماجرا ہی

خط ہی جو چھٹا وہ بھائی کا ہی
آمون کی رسید مین لکھا ہی

اور لطف یہ ہی وہ لڑکیاں چار | ہندو ہین مگر لییق و ہشیار

پھر خط جو زبیدہ نے لکھے ہین | مضمون اونکے نئے نئے ہین

پہلے خط مین ہی حال ابجد | زیور کی دوسرے مین ہی حد

ہی تیسرے مین جواب شاگرد | رکھتی ہی سر خطاب شاگرد

علم و جہل اس سے مدعا کیا | بی علم کے حق مین فیصلا کیا

تعلیم ہو لڑکیون کی کیسی | کس درجہ پڑھائی جاوے لڑکی

استاد اگر ہو مرد تو کیا | عورت جو پڑھاوے تو ہی کیسا

پھر ایسے دیے جواب اوسنے | بڑھ بڑھ کے کیے خطاب اوسنے

ظاہر کیا رسم خودکشی کو | لڑکر مرنے کو اور ستی کو

ہر طرح کا ہی بیان اوسمین — ہر بات کی داستان اوسمین

کچھ ذکر حساب بھی ہوا ہی — تاریخ کا باب بھی ہوا ہی

دہلی مین جو قلعہ نامور تھا — اردو کے مصنفون کا گھر تھا

سب لکھی ہی بول چال اوسکی — وہ وضع وہ چال ڈھال اُسکی

دہلی کی وہ سب تمیزداری — تھوڑی تھوڑی لکھی ہی ساری

لکھی ہی زبیدہ کی زبانی — کہتی تھی جو مان سے وہ کہانی

پڑھتی تھین جو اوس سے لڑکیان چار — اور چارون نے اوس سے کی ہی گفتار

ہر ایک کا ماجرا جُدا ہی — ہر ایک کا مدعا جُدا ہی

باتین ہین نئی نئی سخن مین — ۱۵۱ مضمون ہین کئی کئی سخن مین

نادم ہوئی ماں گلے لگایا
اور بیٹی نے اسکو یہ سنایا

مجھکو اور زبیدہ کو پڑھادے
آتا ہی جو کچھ تجھے بتادے

آخر کو زبیدہ ہوکے شادان
تھی علم پر اپنے خوب نازان

مادر کو لگی سبق پڑھانے
ہجے بڑی بہن کو بتانے

پھر جتنی کہ گفتگو ہوئی ہی
ماں بیٹی مین دوبدو ہوئی ہی

ہر بات مین رسم خانہ داری
ہر فقرہ مین محبت اعتباری

کچھ لکھے ہین طرز گفتگو کے
کچھ وصف لکھے ہین نیک خو کے

برتاو جو چاہیین وہ سب ہین
باتون مین نصیحتون کے ڈھب ہین

لکھا ہی حکایتون مین لاکر
تعلیم کا طرز کس طرح پر

ایک روز خفا ہوئی وہ مادر ‏ | پڑھنے کی برائیان جتا کر
کہنے لگی ای زبیدہ کم بخت ‏ | پڑھنے سے تجھے ملیگا کیا تخت
کنبے مین کوئی پڑھی نہین ہی ‏ | عورت بھی پڑھی ہوئی کہین ہی
افسوس کہ تونے نام کھویا ‏ | ماتھے پہ لگا ہمارے ٹیکا
جو پاس ترے ابھی کھڑی ہی ‏ | زبدہ یہ تری بہن بڑی ہی
دیکھ اسکے ہین ڈھنگ بیبیونکے ‏ | ملتی نہین یہ پڑھی لکھی سے
پڑھنے سے مجھے ہی سخت نفرت ‏ | کیا علم سے عورتون کو نسبت
پھر اوس سے زبیدہ کی ہی تقریر ‏ | ہر بات مین پند کی ہی تحریر
پھر بیٹی نے مانکو کر کے قائل ‏ | جتلائے ہین علم کے دلائل

اوّل تو یہ ہی زبان دہلی — اور لکھی بھی داستان دہلی
ہیں اس میں کلام عورتوں کے — اور ڈھنگ لکھے ہیں لڑکیوں کے

آغاز حکایت

لکھا ہے کہ تھی زبیدہ دختر — ایوب تھا اوسکا اک برادر
زبیدہ تھی بڑی بہن حقیقی — اور ماں تھی بہت شفیق انکی
ایوب جو پڑھکے روز آتا — بہنوں کو وہ آنکر سناتا
کر لیتی زبیدہ اوسکو ازبر — لیکن بڑی بھاگتی تھی سنکر
آخر وہ زبیدہ نیک کردار — پڑھ لکھ کے ہوئی بہت ہی ہشیار
پڑھنا زبدہ پہ بار گذرا — مادر کو بھی ناگوار گذرا

عزت سے کٹے یہ زندگانی — با عیش و نشاط و شادمانی

دنیا مین نہووے رنج اصلا — اور غم ہو تو غم ہو عاقبت کا

یارب ہو مری زبان مین تاثیر — ہو قابل داد میری تقریر

دے میری زبان مین فصاحت — ہو میرے بیان مین بلاغت

گر نثر پڑھون تو پُر اثر ہو — اور نظم لکھون تو خوب تر ہو

ہو نثر قوافی مسلسل — اور شعر ہون معنی مدلل

تصنیف یہ کی کتاب مین نے — الحق لکھی لاجواب مین نے

تا سہل ہو لڑکیون کی تعلیم — دلچسپ رہے سبق کی تفہیم

ہو پڑھنے سے شوق اور زائد — حاصل ہو انھین بہت فوائد

باب سوم سدا سوہاگ منظوم

اول مصنف کی مناجات بجناب قاضی الحاجات

ای شاہ جہان جہان خداوند — یہ بندہ ہی تیرا آرزومند

کہتا ہی بعجز و زاری — تجھسے بہزار انخاری

بے مایہ ہی یہ علیل مضطر — ای میرے خدا مری مدد کر

یارب تو امیدگاہ عالم — یارب تو ہی پناہ عالم

یارب تو ہی بادشاہ اعلی — یارب تری بارگاہ اعلی

عاجز ہی مصنف سخنور — سر سجدہ مین ہی دعا زبان پر

یارب مری عاقبت ہو بالخیر — ہو مجھکو نصیب خلد کی سیر

کھو دیا خیر جی جلتا ہی تو زبان پر بھی آتا ہی ہان تمھارا ابھی کچھ
قصور نہین مان جو کچھ اپنی اولاد کے بچاؤ کیواسطے سوچے
اوس سے کچھ دور نہین مگر تقدیر کی کس کو خبر ہی تم کیا جانتی
تھین کہ یہ کھیلتا بالتا ایکا ایکی اوٹھ جائیگا اور تم کو روتا چھوڑیگا
خیر خدا کی مرضی سے کچھ چارہ نہین آب صبر کرو اور وہ جس کی
امانت تھا اوس کے پاس گیا خدا ان بچون کو تمھارے
زندہ رکھے دیکھو اب غم نکرو ورنہ بچے پریشان ہونگے
اونکی سلامتی چاہو اور کتاب دیکھنے مین مصروف رہو
خدا تمھارے دل کو چین دے

ایسا سمجھایا تھا کہ وہ اپنا غم بھول گئی تھی تم شکر کرو کہ خدا نے تمکو
اولاد دی ہے بہن صبر کرو اور دن زندگی کے کاٹو بارھوان

خط زبیدہ کا اپنی شاگرد گنگا دئی کے نام جسکا بیٹا مر گیا تھا

بہن عزیز میری گنگا دئی آج مین نے سُنا کہ
تمھارا لڑکا تین چار برس کا چیچک کے مرض مین مر گیا ہاے مین تمسے
پہلے نہ کہتی تھی کہ چیچک کو تم لوگون نے دیوتا سمجھ رکھا ہے یہ تو
بیماری بلا ہے تم ٹیکہ لگوادو تمنے نمانا اور مین نے تم سے سیکڑون
بچونکا ٹیکہ کی بدولت چیچک سے محفوظ رہنا سچ سچ بیان کیا تھا
افسوس تم نہ سمجھین اور اوس بچے کو اپنی جہالت سے

شاگرد کو تعزیت نامہ بیٹے کی وفات کا اور شکایت ٹیکا نہ لگوانے کی ... چیچک کی

نصیبونکا لکھا پورا ہوتا ہی اب تم صبر کرو اور دل کو مضبوط رکھو
ناحق اپنی جان مت کھوؤ جس نے پیدا کیا ہی اور اُسیکی طرف سبکو جانا ہی
اوسیکے دھیان مین جی لگاؤ اور اپنے بچّون سے کہ یہ اونکی نشانی
ہین دل بہلاؤ کبھی کتھا بھی سنا کرو اور گیان مالا پڑھا کرو کہ اوسمین
اچھی اچھی نصیحتین ہین یہ سمجھو کہ اگر تم راتدن اپنا حال پریشان رکھو گی
تو چھوٹے چھوٹے بچے جو تمھارا مُنہ دیکھکر جیتے ہین اُنکے دلپر
کیا گذریگی صبر کرنا بہت اچھا ہی اور سوائے صبر کے اور کوئی
علاج بھی تو نہین ہی تم اوس وقت کو یاد کرو جب تمھاری ہمسائی کا
خاوند مرا تھا اور اوس بیچاری کی کچھ اولاد بھی نتھی تو تم نے اوسکو

صبر دے جس حال کو لکھنا چاہتی ہون پہلے اوس سے
دل دھڑکتا ہی اور ہاتھ کانپتا ہی قلم تھر تھراتا ہی یہ مصیبت کی
حکایت ہی یا نصیبونکی شکایت ہی قسم ہی اوس خدا پیدا
کرنیوالیکی کہ بیٹھی یہان ہون اور دھیان تم مین ہی تمھارے
بیوہ ہونیکا غم ایسا نہین ہی کہ جو دل سے ایک دم دور ہو سکے
وہ تو بیکنٹھ باشی ہوئے مگر تمھین جلتی آگ مین مصیبت کی
ڈال گئے کیا کیا ارمان تمھارے دل مین بھرے ہو نگے
کہ وہ سب خاکمین ملگئے بہن سنو یہ ایسا غم ہی کہ تمام عمر کا رونا ہی اور
قسمت کی خبر نہین دیکھیے آگے کیا کچھ ہونا ہی مگر جانتی ہو کہ

آتا دیکھکر کے فرش تک جاوین اور ساتھ لے آوین
اور اچھی جگہ بٹھاوین تا کہ محفل کی قطار سیدھی رہے
اور رقص و سرود اور آنے جانیوالون کو تنگی نہو جب
وہ آبیٹھین تو سر مجلس چند باتین خاطر داری اور خیر و عافیت
پوچھنے کی کرے لیکن یاد رکھو کہ شادیکی محفلین فحش گالیان
گیت مین گانا یا بیبیونکی زبان سے ہنسی مین ایک دوسرے
کو کہنا نہایت نالائق بات ہی آیندہ تمکو اختیار ہی فقط-

گیارھوان خط زبیدہ کا اپنی شاگرد رام دئی کے
نام جسکا شوہر مرگیا تھا بہن میری رام دئی خدا تمکو

زبیدہ کا اپنی شاگرد رام دئی کے پاس تعزیتنامہ

لکھا جاتا ہی کہ شادی کا گھر صفائی اور قلعی سے آراستہ ہو فرش صاف بچھایا جاوے شمعدان موقع موقع سے رکھے جاوین کہ آنے جانیوالونکو راستہ رہے جو بیوی میر مجلس ہو اوسکو اپنی جگہہ پر مع چند معزز بیبیونکے محفل کے شروع ہونے سے پہلے بیٹھنا چاہیے اور چند بیبیان خاص اہتمام کیواسطے مقرر ہون کسیکو پانون کا ذمہ کر دیا جاوے کوئی عطر لگانے پر مامور ہو کوئی کھانا پکوانے پر کوئی کھانا بانٹنے پر مگر سب اعتبار کے لائق ہون پھر جب مہمان لوگ آوین وہ چند بیبیان جو میر مجلس بیوی کے پاس بیٹھی ہین اونکو دور سے

ویران ہو تمنے تو سب قسم کی کتابون کی سیر کی ہی پھر غم
کھانا اور وحشت لانا کیا خاطر جمع رکھو انشاءاللہ ہم عنقریب
آتے ہین اور چند طرح کی اشیاء عجیب و غریب تمھارے اور
تمھارے بچّون کے واسطے لاتے ہین اور تم نے جو میری
باتون کو یاد کیا مجھکو بہت شاد کیا مجھکو تمھاری محبت اور
غمخواری پر بڑا بھروسا ہی خدا تمکو شاد و آباد رکھے لڑکون کو
دعا فقط دسوان خط زبیدہ کا زینب کے نام جو شاگرد
تھی بہن میری زینب خوش رہو تمنے مجھسے آداب محفل اور
مہمانداری کو دریافت کیا یہ تمھاری سعادتمندی ہی جو مجھکو معلوم ہے

زوجہ کی لیاقت اور صاحب علم ہونیکا شکریہ

عورتونکو نہ آنے دینا مین نے ابتک تمھاری چارون
باتون پر پورا عمل کر رکھا ہی اور خدا نے چاہا تو تم آگر سن لوگے
کہ مین تمھاری کس درجہ فرمانبردار اور خیرخواہ ہون لڑکے
خیر و عافیت سے ہین فقط

نوان خط مرزا الیاس کا
اپنی بی بی زبیدہ کے نام

زینت کاشانۂ من خط
تمھارا آیا کیفیت معلوم ہوئی تم طبیعت پر پریشانی کو نہ آنے دیا کرو
اکثر اپنا جی کتاب دیکھنے اور تاریخ بادشاہون کی سیر سے بہلایا کرو
تمکو تو خدا نے علم دیا ہی گھبرائے وہ شخص جسکو علم نہو اور جاہل مثل
وحشی کے ہو گھر اوسکو ویرانہ نظر آوے جسکا خانۂ دل علم سے

داستان طول ہی اور فضول لکھنا بھی فضول ہی تم چلتے
وقت چار باتین کہہ گئے تھے ایک تو یہ کہ میرے پیچھے
کسیکے گھر سواے تقریب شادی و غمی ضروری کے نجانا
دوسرے لڑکون کی تعلیم سے غافل نہونا اور زیادہ
کھیلنے کی فرصت ندینا تیسرے توشک خانہ کی کنجی
شیخ رمضان کے سپرد کردینا کہ وہ دادا کے وقت کے آدمی
معتمد ہین اور خود جائزہ اسباب مندرجۂ فہرست کا شیخ رمضان
سے کرتی رہنا اور مصارف باورچی خانہ گودام سے
منگاتی رہنا چوتھے اپنے گھر مین باہر کی نالائق اور آوارہ

شوہر کو خط لکھنے کی ضرورت اور اسکے نمونے

تلاش معاش اور حاکم وقت کی اطاعت اور زندگی کو بیکاری اور واہیات مین نہ صرف کرنے کے باب مین ہین اونکو بغور دیکھے کہ اوس کی تمیز اور اخلاق اور عادت مین ضرور اثر کریگی اور وہ کتاب ایسی دلچسپ ہی کہ پڑھنے والے کا جی لگتا ہی زیادہ حد ادب

آٹھوان خط زبیدہ کا اپنے شوہر مرزا الیاس کے نام

صاحب من پیتہ تمھارا گھر بغیر تمھارے ایک ایسے بیابان کی مانند نظر آتا ہی جس سے ہر انسان کا جی گھبراتا ہی اس بیابان مین ایک وحشی صفت مین ہون جو اپنے سایہ سے بھی بھاگتی ہون خیر یہ

ساہو کے پٹے کی ہنڈاون بحساب ایکروپیہ سیکڑا کے
یہان مین نے دیدیا ہی آپ پورا روپیہ وہان وصول کرلین
برخوردار حسن مرزا کو دعا اور برخوردار مذکور کیواسطے
کتاب انوار سہیلی کہ حکمت اور دانائی سے بھری ہوئی
ہی بھیجتی ہون برخوردار مذکور کو چاہیے کہ اس کتاب کو
کہانی سمجھکر نپڑھے بلکہ ایک قانون حکمت کا جانکر
ہر ایک بات سمجھ سمجھکر دھیان کرے۔ اور جو کچھ
اس مین باتین دوست دشمن کے شناخت کی اور
رنج و راحت اور صبر و شکر و قناعت اور سعی روزگار اور

اُنکے اوصاف مین لکھے وہ تھوڑا ہی اپنی دلھن کو میری

طرف سے بہت بہت دعا کہدینا اور خدا فرزند با اقبال عطا کرے

سنا تو ان خط زبیدہ کا اپنی بڑی بہن زبدہ کو

ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ مکرمہ سلامت بعد تسلیمات و آرزوے

ملازمت کے عرض کرتی ہون کہ یہان پر سب طرح خیریت ہی

اور آپ کی خیر و عافیت ہمیشہ درگاہ الٰہی سے چاہتی ہون نوازشنامہ

آپکا آیا حال دریافت ہوا جناب من بموجب آپکے لکھنے کے

مبلغ سو روپیہ ہنڈوی کراکے ارسال کرتی ہون اور یہ

ہنڈوی درشنی ہی اوپر دکان لالہ گلاب راے و مکھن لال

اُنکی میٹھی باتین تمکو پسند آئی ہونگی آمون کی تعریف
نہین ہوسکتی اُنکی خوبصورتی کا بیان کرون یا اُنکی حلاوت
اور خوش ذائقہ ہونے مین شیرین زبان ہون ہر ایک
آم تشبیہ مین اُس طوطی جنت کی مثال ہی جو شکر گفتاری
سے مالامال ہی شیرینی سے لبریز سبزی
اُسکی طائر سبزپوش سے تیز زمردین لباس وضع کا
سادہ ہے پر اُڑ جانے پر آمادہ طوطی کی صرف
زبان شیرین بیان یہ ہمہ تن شکر نشان اے بھائی
انھین آمون کے واسطے خضر نے دنیا کو چھوڑا ہی جو کچھ

سائین آور انتظار تمھارے خط کا تھا کو ابھی کوٹھے پر
بول رہا تھا کہ تمھارا آدمی ابراہیم مع چار بہنگی آم ولایتی
اور ایک بہنگی شیرینی کے آیا اور تمھارا خط دیا مین نے
آنکھون سے لگایا اور نصف الملاقات کا پورا لطف اُٹھایا
خوشی کی وجہ سے چہرہ سرخ تھا اور محبت کے مارے
آنکھون مین آنسو بھرے ہوے خط کو پڑھتی تھی تمھاری
خیر و عافیت سُنکر جان مین جان آگئی روح قالب مین سماگئی سجدہ
شکر کا ادا کیا میرے واسطے جو تمنے آم بھیجے یہ تمھاری خاص
محبّت کا باعث ہی اور بچّون کے واسطے جو شیرینی بھیجی کچھ

خرچون کے چھوڑ دینے کا عہد کرلیا ہی سنو امان جان اگر
روپیہ لباس اور زیور اور آرایش و درستی مکان یا درستی سامان
مین لگایا جاوے تو گو کہ ضرورت سے زیادہ اُن چیزونمین بھی
خرچ کرنا فضولی مین داخل ہی مگر اسی قدر کہ نقد کی عوض
مین جنس حاصل ہوتی ہی یہان تک کچھ قباحت نہین زیادہ

آداب فقط چھٹا خط زبیدہ کا بھائی کو برادر بجان برابر
بلکہ از جان بہتر و از جہان خوشتر مرزا محمد ایوب زندہ رکھے تمکو
اللہ اور زیادہ کرے مرتبہ تمھارا آج کئی دن سے میری بائین
آنکھ پھڑکتی تھی مثل ہی کہ آنکھ پھڑکے بائین یا بیر سے ملے یا

پسند اپنے خرید کر کے بھیجدیجیے اور اگر زیادہ اُٹھ جاوے
تو منگا لیجیے جناب من لڑکے کی شادی مین ہرگز مجکو فضول
خرچ کرنا منظور نہین ہی یہ سب حماقت کی حرکتین سمجھی جاتی ہین کہ
پانسو روپیہ کی آتشبازی چھوڑی یا ہزار روپیہ بکھیر مین
پھینکدیا یا پانسو روپیہ کی آرایش لٹوادی یا روزشادی سے
بہت پہلے سے ناچ رنگ کی محفلین شروع کرادین
غور کیجیے کہ روپیہ بہت مشکل سے پیدا ہوتا ہی خرچ اسکا
شادی و غمی مین واجبی اندازہ اور معقول صرف سے ہرگز زیادہ
برباد نکرنا چاہیے مین نے اور میری شاگرد بہنلیون نے جملہ فضول

دل میرے ملنے اور دیکھنے کو نہین چاہتا برس روز سے
انتظار ہی کہ اماں کب بلائین اماں کب بلائین لیکن آپ
نہین بلاتین خیر آپ کو اختیار ہی ہنڈوی اماں کی آپ کے
پاس بھیجتی ہون کپڑا مطابق تفصیل کے بھیجدیجیے۔

تھان گلبدن بنارسی ص	تھان چوڑیا سلائیدار سرخ داُودی پنجابی — سرخ دو، اودی سے	کریب سرخ بقدر دو دوپٹہ
تھان جالی پھولدار عرض ۱ا گز یک	دوپٹہ بنارسی مع آنچل پلو قیمتی یک ۱ا ص	دوپٹہ بنارسی قیمتی ۱ا یک

اور ازروے حساب کے جو دام بچ رہین اُسکا اور کپڑا حسب

منافع کا حال نہین لکھا اب لکھے عرصہ آٹھ روز سے داؤد کے
باپ اپنے روزگار پر گئے ہین اس سبب سے کاروبار گھر کا او
سب قسم کی خبرگیری مجھکو کرنی پڑتی ہی فرصت نہین ہوتی
اگر عرضی کے پہونچنے مین توقف سمجھا جاوے
تو امیدوار معافی تقصیر کی ہون داؤد کا آداب قبول ہو
عرض
عاجزہ زبیدہ معروضہ تاریخ فلان پانچوان خط
زبیدہ کا مان کو جناب والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ سلامت
بعد آداب و تسلیمات و آرزوے قدمبوسی کے عرض ہی
کہ میرا دل آپ کی قدمبوسی کو بہت چاہتا ہی مگر آپ کا

اطمینان کرلیا جاوے تاکہ لڑکیون کی پردہ داری کی پوری
محافظت ہوسکے زیادہ دعا اور تمنے جو تعلیم لڑکیون کے معاملے
مین قدم رکھا ہی خدا تمکو اور نیک توفیق دے چوتھا
خط زبیدہ کا باپ کو جناب قبلۂ دوجہان و کعبۂ دین و
ایمان سلامت آرزوے قدمبوسی و بجاآوری آداب کے بعد
عرض کرتی ہون کہ یہان خیریت ہی اور آپکے مزاج اقدس کی
خیر و عافیت جناب آلہی سے مطلوب ہی جناب من بہت
روزون سے کوئی اعزاز نامہ صادر نہین ہوا نہایت فکرمند ہتی
ہون اور آپ نے اپنی تجارت کے کاروبار اور اُسکے

نسخہ حالات خانہ داری

بیمار کی جان جاتی ہی یا مرض طول پکڑتا ہی اور جب
عورتون کی طبیبہ عورتین ہونگی تو خلقت خدا کو بھی فائدہ پہونچیگا
اور وہ عورتین طبیبہ بھی اس وجہ سے اپنی معاش حاصل کر سکتی
ہین چوتھا جواب یہ ہی کہ اگر مرد معلم ہو تو اُسمین یہ صفتین درکار
ہین اول وہ پختہ عمر کا شخص اور صاحب اولاد ہو اور
لڑکیون کو مثل اپنے بچّون کے سمجھے بلکہ بول چال مین بھی
بیٹی یا بہن کر کے بات کرے اور چند معتمد شخص کی اُسکی
نیکبختی اور اچھی تعلیم کی بابت تصدیق ہو جاوے اور عورت
معلّمہ ہو تو اُسکی شرافت اور نیکی اور تعلیم یافتگی کا بھی

کا مطالع کرنا بہت نہین ہوتا ہی آور شوہر کہین دُور بر سر
روزگار ہو تو خود اپنے قلم سے حال لکھنا کیسی عمدہ بات
ہی آور شوہر جو لکھے اُسکو خود پڑھنا کیا اچھی بات ہی
شوہر اور زوجہ کی باتون مین تیسرے شخص کا واقف ہونا
یا خط پڑھنا نہایت بُرا ہی اگر نوشت وخواند کی تعلیم کے بعد
علم ڈاکٹری جسکو علم طب اور حکمت کہتے ہن لڑکیون کو پڑھایا
جاوے تو نہایت سودمند ہی کسواسطے کہ بعضی بیماریان
خاص جو عورتون کو ہوا کرتی ہین اور طبیب کے سامنے بیان
کرنا موجب شرم کا ہوتا ہی تو اس پوشیدہ کرنے مین اکثر

ناحق جان کھو دینا حرکت جہالت کی تھی یا جان کا بچانا
دوسرے سوال کا جواب یہ ہی کہ اگر عورتین جاہل ہون
ساس سے سسر سے لڑین تو زہر کھالین کنوین
مین کود پڑین بے تمیز ہون بے ادب ہون بیحیا
ہون بے قدر ہون نالائق ہون اور ہر ایک امر کی
مثال دے سکتی ہون مگر طول سمجھکر مختصر لکھا تیسرے
سوال کا جواب یہ ہی کہ دوسرے کا صاف لکھنا
پڑھ سکین اور آپ اپنا مطلب لکھ سکین بعضی صورتون مین
کوئی بھید کی بات ہوتی ہی کہ سواے اپنے شوہر کے دوسرے

اسپر بھی نہ سمجھو تو ایک مثال کہون کہ پیشتر دستور تھا کہ
شوہر کی لاش کے ساتھ عورت ستی ہوجاتی تھی
آور کُنبے کے لوگ اُس بیچاری کو جیتی جان جانے
کے واسطے قضا سے بڑھکر آمادہ ہوجاتے تھے آور
سیکڑون جانین ایسی ہی کھوئی گیئین آور کسی بادشاہ نے
خیال بھی نہ کیا آور وہ عورتین جاہلہ خودکشی پر آپ مستعد
ہوجاتی تھین جب سے کہ ایک علم و حکمت والے پادشاہ
انگریزی کی سلطنت ہوئی آور تعلیم نے جہالت کو مٹا یا
توستی ہونا یک قلم موقوف ہوگیا اب انصاف کروکہ

اصل مطلب جاتا رہتا ہی صاف صاف لکھنے کی کیا بات
ہی تمنے کئی سوال کیے ہین اولؔ علم اور جہل مین کیا فرق
ہی دوؔسرے اگر لڑکیان بے پڑھی ہون تو کیا قباحت
ہی تیسؔرے کس درجہ تک تعلیم لڑکیون کو مفید ہی
اور تعلیم کس قسم کی ہو چوؔتھے معلم اگر مرد ہو تو اُسمین
کیا کیا صفتین چاہیین اور اگر عورت ہو تو اُس مین
کیا صفت ہو جواب پہلے سوال کا یہ ہی کہ علم اور
جہل مین ایسا فرق ہی کہ جیسا اندھیرا اور اُوجالا اوآسمان مین
اور زمین مین یا زندہ اور مُردہ مین یا انسان اور جانور مین اگر

موقع نام زیور

ہاتھون کا جوشن پہونچی کڑے طلائی

پاؤن کا پازیب جھانجن چوڑی نقرہ

چھلے پاؤن کے

زیادہ دعا اور خدا تمھاری سب مرادین پوری کرے فقط

خط سوم بہن عزیز میری چندنی خوش و خرم رہو

تمھارے خط کو مین دیکھکر بہت خوش ہوئی بہت

صاف لکھتی ہو اور اچھا لکھتی ہو اُردو خط کے لکھنے کا

ڈھنگ ایسا ہی چاہیے کہ جیسے باتین کرتے ہین انشا پردازی مین

کہ تمھارے گھر کے حسابون کے بڑے کام آئینگے

زیور کا بیان

خط دوم بہن میری سندر خوش اور آباد رہو خط تمھارا پہونچا تمنے جو زیور کے نام دریافت کیے ہین کہ مسلمانون مین کیا کیا زیور رہوتا ہی تفصیل اُسکی لکھی جاتی ہی۔

موقع	نام زیور
سر کا	جھومر سادہ یا جڑاؤ
ماتھے کا	ٹیکا
کانون کا	کرن پھول بالیان پتے بالے
گلے کا	دُگدگی جگنو توڑا ہار جڑاؤ

تاریخی نام کتاب کاہی عدد ہوے ۱۲۱۷ مراد یہ کہ
سال تاریخ ۱۲۱۷ تھا اور یہی نام کتاب کا ہی اسمین
بھی پہلے اکائی کے عددون کو جوڑتے ہین جب
سب اکائیان آجاتی ہین تو جمع کی اکائی کو نیچے اکائی
کے لکھکر دہائی کو دہائی سے ملاتے ہین اور سیکڑے کو
سیکڑے سے جیسا کہ جمع کے قاعدے مین پڑھایا تھا
اور ریاضی اور حساب والے لوگ ابجد کے
حرفون سے بہت کام لیتے ہین تمم مبادی الحساب کو
دیکھو اور حساب کے قاعدون کو خوب یاد رکھنا

ل کے ۳۰ م کے ۴۰ ن کے ۵۰ سعفص
س کے ۶۰ ع کے ۷۰ ف کے ۸۰ ص کے ۹۰
اب آگے سیکڑون کے کلمہ ہزار تک یہ ہین قرشت
ثخذ ضظغ قرشت ق کے ۱۰۰ ر کے ۲۰۰ ش
کے ۳۰۰ ت کے ۴۰۰ ثخذ ث کے ۵۰۰
خ کے ۶۰۰ ذ کے ۷۰۰ ضظغ ض کے ۸۰۰
ظ کے ۹۰۰ غ کے ۱۰۰۰ تاریخ والے جو نام مین
تاریخ نکالتے ہین ان حرفون کی ترکیب دیکر عدد اُس
سال کے پیدا کرتے ہین مثلاً کتاب باغ و بہار

سعفص قرشت ثخذ ضظغ یہ ابجد بنا بر علم نزدیک
اہل عرب کے شمار کی جاتی ہی اور یہ اٹھائیس حروف ہین
جو الف بے تے مین آتے ہین وجہ اس ترتیب بالا
سے لکھنے کی یہ ہی کہ شمار عددون اکائی کا جن حروف
سے ہوتا ہی وہ اول لکھدیے جیسے ابجد
الف کا ایک ب کے ۲ ج کے ۳ د کے ۴ ہوز ہ
کے پانچ و کے ۶ ز کے ۷ حطی ح کے
آٹھ ط کے ۹ ی کے ۱۰ آیندہ دہائیون کے
کلمہ سعفص تک چلے گئے ہین کلمن ک کے ۲۰

ل کے ۳۰ م کے ۴۰ ن کے ۵۰ سعفص
س کے ۶۰ ع کے ۷۰ ف کے ۸۰ ص کے ۹۰
اب آگے سیکڑون کے کلمہ ہزار تک یہ ہین قرشت
ثخذ ضظغ قرشت ق کے ۱۰۰ ر کے ۲۰۰ ش
کے ۳۰۰ ت کے ۴۰۰ ثخذ ث کے ۵۰۰
خ کے ۶۰۰ ذ کے ۷۰۰ ضظغ ض کے ۸۰۰
ظ کے ۹۰۰ غ کے ۱۰۰۰ تاریخ والے جو نام مین
تاریخ نکالتے ہین ان حرفون کی ترکیب دیگر عدد اُس
سال کے پیدا کرتے ہین مثلاً کتاب باغ و بہار

سعفص قرشت ثخذ ضظغ یہ ابجد بنا بر علم نزدیک
اہل عرب عدد کے شمار کی جاتی ہی اور یہ اٹھائیس حروف ہین
جو الف بے تے مین آتے ہین وجہ اس ترتیب بالا
سے لکھنے کی یہ ہی کہ شمار عدد دون اکائی کا جن حروف
سے ہوتا ہی وہ اول لکھدیے جیسے ابجد
الف کا ایک ب کے ۲ ج کے ۳ د کے ۴ ہوز ہ
کے پانچ و کے ۶ ز کے ۷ حطی ح کے
آٹھ ط کے ۹ ی کے ۱۰ آیندہ دہائیون کے
کلمہ سعفص تک چلے گئے ہین کلمن ک کے ۲۰

حاصل ہو اور خدا تمھاری عمرون مین برکت دے آور نیک
ڈھنگ نصیب کرے قسمت اچھی ہو آمین فقط

خطوط

باب دوم مشتمل اوپر بارہ خطون کے جسکا ہر خط افادہ علمی اور رسوم خانہ داری کی دستاویز ہی

زبیدہ کے خطوط شاگردون کے نام

پہلا خط عمدہ کے نام بجواب اُسکے خط کے جسمین حروف ابجد کا بیان ہی

حروف ابجد کا بیان

ہمشیرہ عزیزہ عمدہ سلمہا اللہ تعالیٰ
خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا تمنے جو حال ابجد کا پوچھا ہی لکھا جاتا ہی
کہ ابجد کے آٹھ کلمہ ہین ابجد[1] ہوز[2] حطی[3] کلمن[4]

کی خدمت مین بہت صبح اُٹھکر کتاب لیکر حاضر ہوا کرونگی چنانچہ
زبیدہ نے ایساہی کیا اور اُس زبیدہ کی شاگردون نے
جو اُنمین کئی آسودہ اور امیرزادیان تھین زبیدہ کا ایسا بڑا نام
کیا کہ خاص راجہ کا نائب جو ایک جوان علم والا خوبصورت
اور نیکبخت آدمی تھا اور لاکھون روپیہ کا مقدور رکھتا تھا
زبیدہ کے ساتھ شادی کا خواستگار ہوا اور نہایت تمنا اور خوشی
سے اُس نیکذات بی بی سے شادی اُس نائب ریاست
کی ہوگئی فقط اے لڑکیو خدا تم سب کو ایسی توفیق
دے کہ علم کی بدولت تمکو بہتری اور بھلائی روز بروز

کر چکی تب اُسکی مان نے محبت سے آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر
زبیدہ کو گلے سے لگایا اور بہت پیار کیا اور کہا کہ اے
بیٹی ہمنے تجکو کھوٹا نگینہ سمجھا تھا پر تو بڑی بیش قیمت
جواہرات مین سے ہو آب تو نے جو کچھ پڑھا ہو مجکو اور اپنی
بڑی بہن کو پڑھا دے کہ ہم پڑھنے مین تیری فرمانبرداری
مثل بڑے کے کرینگے زبیدہ نے عاجزی سے جُھک کر
مان کے قدمون پر سر رکھدیا اور سلام کیا اور دعا دیکر کہا
کہ خدا آپ کو سلامت رکھے آج مین نے اپنے پڑھنے کی
داد اور مراد پائی انشاء اللہ تعالیٰ ہر روز آپ کی اور بہن صبا

آہی بہن زبیدہ اُس امیرزادی کی آسودگی دیکھکر اور
علم کی بدولت یہ دولت حاصل ہونے سے میرا دل اسقدر
پڑھنے لکھنے پر آمادہ ہی کہ چاہے کچھ کیون نہو ایک دفعہ
پڑھنا لکھنا آجاوے اور جو باتین کہ اپنے باپ سے مین نے
سُنین اور تمسے بیان کین وہ بھی سراسر علم کا بیان ہی
یا ہنر کی داستان ہی آہی بہن اب تم مجھکو پڑھاؤ کہ مین
تمھاری احسانمند رہون ای آما پھر مین نے چندنی کو پڑھایا
اور لکھنا سکھا دیا تم جو مجھکو بے غیرت اور ذلیل سمجھتی ہو
اب تمھین انصاف کرو جب زبیدہ مان سے یہ باتین

امتحان مین کچھ امید نہیین ہوتی کہ یہ لڑکا پڑھیگا تب تعلیم خانۂ
پیشہ وران مین بھیجدیا جاتا ہی اور اُسکی طبیعت جس ہنر
سیکھنے پر مائل ہوتی ہی اُستاد لوگ کارخانہ کے سکھلاتے
ہین اُس سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوا کہ خدا نے سب طبیعتین
ایک سی نہیین پیدا کی ہین اور نہ سب طبیعتون کو مناسبت
علم سے ہی مگر ہر طبیعت جداگانہ علم و ہنر سے مناسبت
رکھتی ہی پس جو طبیعت جس علم یا ہنر سے مناسبت رکھے
وہی اُسکو سکھلانا مفید ہی آلا معلمون اور اُستادون کی
نگاہ شناخت صحیح ہونی چاہیے اور کچھ دشواری نہیین ہی

جاتے ہین یہان تک کہ جب اُستاد کو معلوم ہوتا ہی کہ
کوئی لڑکا کسی قوم کا نہایت کُند ذہن ہی اور طبیعت اُس
لڑکے کی ہنر سیکھنے پر مائل معلوم ہوتی ہی اور پڑھنے پر
رجوع نہین ہی اور اُسکے ساتھ کے لڑکے درجۂ بالا پر
پہونچ گئے ہین تو ہماری کمیٹی سے حکم ہوتا ہی کہ
کارخانہ پیشہ وران مین داخل کیا جاوے اور وہ بھی کارخانہ
ہمارا ہی ہمنے یہ بات تجویز کی ہی کہ سب پیشون کا ایک
ایک معلم ہماری سرکار سے تنخواہ پاتا ہی اول تو لڑکون کو
مدرسۂ علمی مین تعلیم کی جاتی ہی جب دو تین مرتبہ کے

طرح کا مال چلا آتا ہی بہت سے گماشتے میری تجارت
کی کوٹھیون پر ہین اور میری ہی تدبیر سے مان باپ کو
خدا نے فراغت رزق کی دی کہ میری شادی ایک بڑے
امیرزادے سے ہوئی اگر اب تجارت نہ کیجاوے تو بھی
میرے شوہر کا بڑا گھر ہی اور خدا نے سب کچھ دیا ہی مگر مین نے
ابھی تک اپنی تجارت کو قائم رکھا ہی اور میرا بھی کارخانہ شوہر
کے کارخانہ سے کچھ کم نہین ہی اور وہ لڑکیان بھی مثل میرے
آسودہ ہین اب مین نے اصلاح اُن لڑکیون کے ایک
بڑا مدرسہ بنایا ہی اُس مین لڑکون کو سب علوم پڑھائے

کو بھی اپنی تجارت مین شامل کرلے اور کوئی چیز نفع والی خرید کر
ہمکو نفع بھیجدیوے وہ سوداگر بڑا ایماندار اور مشہور آدمی تھا اُسنے
قبول کیا اور ایسی جلدی اُسی دن ایک چیز خریدی اور پانچ
چار دن کے بعد ہمارے سو روپیہ کے ایک سو چالیس روپیہ بھیجدیے
ہمنے وہ ایک سو چالیس روپیہ بھی اُسی کے پاس بھیجے ایک مہینے
کے اندر ہمارے سو روپیہ کے دو سو ہوگئے پھر اسکی تفصیل فضول ہی
خلاصہ یہ کہ خدا نے آج وہ آسودگی دی ہی جو تو دیکھتی ہی
اب اپنا حساب آمدنی و نفع و نقصان کا خود کرتی ہون اور ہزارہا
روپیہ کا مال جا بجا دساور کو بھیجتی ہون اور جا بجا سے طرح

ایسی باتین کرتی ہی کہ اور کوئی کیا بات کریگا جب کتاب مین خوشی
کا مقام آجاتا ہی تو دل پر خوشی کا اثر ہوتا ہی اور رنج کی جگہہ رنج
کا جیسے کوئی آدمی معقول آنکھون کے سامنے ہی آج جو مجھکو
آسودگی ہی اسی پڑھنے لکھنے کی بدولت اور علم کی وجہ سے کہ مین نے
اپنی مفلسی کا شکوہ کسی سے نہین کیا اور صبر و تحمل سے اپنی
فارغ البالی کی فکر مین رہی اور پانچ لڑکیون نے جو میری شاگرد
تھین ملکر تھوڑے روپیے سے تجارت شروع کی اور ایک بوڑھی
عورت باہر پھرنے والی کو جو بڑی سچّی اور امانت دار تھی درمیان
مین ڈالا اور ایک بڑے سوداگر سے ساجھا کیا کہ وہ ہمارے روپیے

مفلس آدمی تھا معلم گری کرتا اور لڑکون کو پڑھاتا جو کچھ تنخواہ آتی
وہ کنبے کا خرچ تھا مین نے اپنے باپ سے گلستان اور بوستان اور
انشا خلیفہ فارسی مین پڑھ لی اور جمع تفریق تنصیف ضرب تقسیم
اور اربعۂ متناسبہ حساب مین پڑھکر خوب یاد کر لیا تھا اپنے ساتھ
کی لڑکیون کو حساب کتاب اور پڑھنے مین شریک کر لیا وہ لڑکیان
مجکو اُستانی جی کہتی تھین اور اپنی حرف شناسی کی وجہ سے
کوئی کتاب اُردو کی ہو مین خوب پڑھ لیتی ہون اور خط بھی لکھ سکتی
ہون اور جو پڑھنے سے مجکو فائدہ ہوا اُسکی تفصیل یہ ہی تنہائی مین
میرا جی نہین گھبراتا کتاب سامنے ہوتی ہی اور کتاب مجھے

مین نے ایک امیرزادی سے جو پڑھی لکھی تھی آور ہروقت کتاب
دیکھتی رہتی تھی پوچھا کہ بیگم صاحبہ تمکو خدا نے امیر پیدا کیا ہی
کسی کی محتاج نہین ہو پھر تم اسقدر تکلیف پڑھنے اور کتاب دیکھنے
کی کیون اُٹھاتی ہو کچھ اور کام کرو وہ ہنسی آور جواب دیا کہ چند فی
سب چیز سے جی بھر تا ہی تین چیز سے انسان کا جی نہین بھر تا
رُوپیہ یعنی آسودگی اولاد علم ہمیشہ ہی جی چاہتا ہی
کہ خدا اور زیادہ دے اور کچھ حاصل ہو جائے اسوقت رُوپیہ
اور اولاد کا تو کچھ ذکر نہین ہی مین تجھسے کتاب کا حال اور پڑھنے
لکھنے کا فائدہ ظاہر کرتی ہون کہ میرا باپ ایک اشراف اور

اپنا کیا تھا کہ سوائے اُس بیگم کے اس بادشاہ نے دوسری
بیگم کوئی نہین کی اور بیگم مذکور کے مرنے کے بعد بھی بادشاہ
ہو ادرہا اور اس بیگم کی دو بیٹیان بھی ایسی پڑھی لکھی تھین کہ
محلون کے حالات اور سلطنت کے واقعات اپنے
بھائیون کو خود لکھا کرتین پھر اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کی
بیٹی زیب النسا بیگم بڑی عالمہ اور شاعرہ گذری ہی اور ہندی
اُستاد شاعرون مین شمار کی جاتی ہی پھر اب تک اکثر شاہزادیان
اور امیر زادیان پڑھی لکھی ہوتی تھین اور اب بھی امیرون کی
بہو بیٹیان اکثر پڑھی لکھی موجود ہین آہی بہن زبیدہ ایک دن

کہ سارے کاروبار سلطنت کو خود انجام دیتی تھی اور نہایت

دانائی کے ساتھ عرضیاں سُنکر احکام لکھاتی اُسی بیگم کے

وقت سے ایک قسم کی چوڑی تنگ جسکو عورتین پہنتی ہین اور

دہلی مین بنتی ہی اور جہانگیری کہلائی جاتی ہی جاری ہوئی پھر

نور جہان بیگم کی بھتیجی ممتاز محل کی شادی شاہجہان بادشاہ

کے ساتھ ہوئی اُسی بیگم کو تاج محل اور تاج بی بی کہتے ہین

آگرہ مین اُسی کا مقبرہ جو بڑی عمدہ عمارت ہی بنام روضہ

تاج بی بی مشہور ہی یہ بیگم بھی خوب پڑھی لکھی قابل اور بڑی

ہوشیار تھی اور اپنی عقلمندی اور لیاقت سے بادشاہ کو ایسا تابع

میرے باپ نے کہا کہ جب جلال الدین اکبر بادشاہ تخت نشین
ہوا تو اُس بادشاہ کی نیکخصلت کے سبب کہ وہ ہندو اور مسلمان مین
کچھ فرق چھوٹے بڑے کا نہین سمجھتا تھا بلکہ ہر ایک کی موافق
رتبہ کے عزت و حرمت نگاہ رکھتا تھا بڑے بڑے
راجاؤن نے اپنی بیٹیان بادشاہ کو دین آور اپنی عزت سمجھے
آور یہ رسم اُس بادشاہ کی فرخ سیر بادشاہ کے وقت تک
جاری رہی تو وہ راجہ کی بیٹیان سب پڑھی لکھی ہوتی تھین اور
تمیز اور لیاقت مین شاہزادیون سے کم نہ تھین پھر جہانگیر بادشاہ
جو اکبر کا بیٹا تھا اُسکی بی بی نورجہان بیگم ایسی پڑھی لکھی

خالق باری حدگلستان تک قابلیت حاصل کی
اور ایک دوسرے کے وسیلے سے بول چال کا ڈھنگ
اور بات چیت کا رنگ روز بروز ایسا سنبھلا کہ ہر ایک نے
اوسکو ایک جزو شرافت اور قدرومنزلت کا نزدیک بیگمات اور
امیرزادیون کے سمجھا اور آپس مین بھی جسکی زبان خلاف زبان
اہل قلعہ کے ہوتی تو اوسپر طنز کرکے اصلاح کرنے لگے یہانتک
کہ پڑھے لکھون کی صحبت کے اثر سے بغیر پڑھے لکھون مین بھی
پاکی زبان اور لطافت بیان کی آگئی اور اس شہر مین اتبک
کم وبیش عورتین پڑھی لکھی اور شاعر ہوتی ہین پھر ایسی ہن

کہ چماریان اور حلال خوریان تک حضور کی جگہ ہجور یا قصور
کی جگہ کسور کہین گی پھر ای بہن یہ عام آراستگی زبانکی اسوجہ سے
ہوئی کہ بادشاہزادیان پڑھنے لکھنے کی طرف متوجہ ہوئین
اور کتابین فقہ حدیث علم صرف و نحو و منطق و علم حکمت اور
علم معانی اور علم بیان اور اخلاق اور عروض و قافیہ اور تاریخ
کی پڑھنے لگین اور اونھین کی بدولت اونکی امیرزادیان اور
وزیرزادیان علم سے بہرہ ور ہوئین تاکہ شاہزادیونکے رتبے کے
لائق بات کرنے اور ہر موقع کی گفتگو مین لیاقت اور تمیز حاصل
کرین اور پھر درجہ بدرجہ خواصون اور کنیزون نے بھی بقدر کریما

کوئی کمر بند کوئی نواڑ اور فیتہ اور کوئی جالی آستینون کی
بطور کشیدہ کے کاڑھتی ہو کہ وہ اپنے ریاض سے جداگانہ
اپنا محاصل اور روزینہ پیدا کر لیتی ہین اور ای بہن آپس کی
بول چال اور تمیز اور ہوشیاری کی بات کا وہان کے
کیا بیان کرون کہ اگر خوشی کی باتین کرتی ہین تو ایک دوسرے
کے منہ سے پھول جھڑتے ہین اور اگر رنج کی باتین ہین
تو کیا ذکر ہو کہ ایک دوسرے کے حق مین کلمۂ فحش اور کلام
نالائق زبان سے نکالین معمولی باتین وہانکی ساتھ تمیز اور
لیاقت کے ہوتی ہین یہانتک وہانکی زبان پاک صاف ہو

بادشاہ نے اس شہر مین پیشیہ کو عام کر دیا جیسا قصبات
مین پیشیہ ورون کو اشراف نہین سمجھتے دیکھ لو اس شہر
مین۔ شیخ سید۔ مغل۔ پٹھان۔ مسلمانون مین اور برہمن کھتری
بنیہ کایتھ وغیرہ ہندوون مین سب پیشیہ ور ہین اور اگر کوئی
بہ سبب بہت آسودگی کے پیشیہ ور نہین ہی تو وہ اور پیشیہ ورون کو
حقیر یا قوم مین کم سمجھ نہین سکتا اکثر ایک دوسرے مین بیاہ
شادی ہو جاتی ہی پھر اس شہر کا یہ بھی دستور ہی کہ مرد اپنے
جدا کارخانہ پر بیٹھے ہین گھر مین بیبیان اور لڑکیان علحدہ
کام کر رہی ہین کوئی گوٹا بنتی ہی کوئی اجرت پر کپڑے سی رہی ہی

گھر گھر سے جمع کرتا اور اوسکو درست کر کے غریبون کے
ہاتھ سستا بیچتا رہتا ہی عطر فروش عطر کی آواز
دیتا ہی بساطی کنگھی قینچی بیچپ کی صدا سناتا ہی خوانچے والا
گجر دم تازی خستہ کچوریون کی آواز لگاتا ہی۔ بزاز نینون لٹھہ
ململ گاچھ کا بھاؤ بتاتا ہی برتن والا سودا باسن پکارتا ہی
برف والا ملائی کی برف گرمیون مین کھلاتا ہی بڑھئی کام
بڑھئی پر مامور ہی کھٹ بُنا چارپائی بُننے کا مزدور ہی دیکھو
بہن اگر وہ پادشاہ جنت آرامگاہ ایسا نکرتا تو ایسی آسائش
عام اور خرچ کی کفایت کا ہیکو نصیب ہوتی پھر اوسی

سب باتون مین پورا ہوا۔ گلی کوچون مین سب قسم کے پیشہ ور
پھرتے ہین تاکہ غریبون کو تکلیف بازار جانے کی نہو اور
ہر شی کی خرید اور فروخت کے واسطے ایسا بندوبست کر دیا
کہ وقت تنگی کے غریب لوگ اگر ادنی چیز کو بیچنا چاہین تو
بک سکے مثلاً زری گوٹے والا اسواسطے پھرتا ہی کہ کوئی اپنا
پورانا گوٹا بیچے اور چنے والا کمبل کے ٹکڑے یا لوہے کی
کیلون کے عوض چنے تازہ تول دیتا ہی چمار آواز دیتا ہی کہ
لا پورانی جوتی جو کوئی پورانی جوتی دیتا ہی وہ اوسکو خرید لیتا ہی
گوڈری والا پورانے کپڑے اور چیتھڑے قیمت دیکر

جلال الدین خلجی نے اور کوشک سبز علاؤالدین
خلجی نے اور دین پناہ سنہ ۹۳۹ ہجری مین اندرپت کی مرمت کرا کے
ہمایون بادشاہ نے نام رکھا اور سلیم گڈھ سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ ہجری مین
اور شاہ جہان آباد سنہ ۱۰۴۸ ہجری مین شاہجہان بادشاہ نے نام رکھا اوس وقت
سے اب تک شاہجہان آباد آباد ہے اور شاہجہان بادشاہ
نے دربار کے طریقے اور اہل دربار کے آداب مقرر کیے
اور زبان کی صفائی اور مکانات کی آرایش اور لباس کی
وضع اور آپس کی تمیز داری پر بہت جی لگایا تاکہ یہ ساری
کیفیت عام ہو جاوے اور اوس نیک ذات بادشاہ کا ارادہ

خالی تھی پہلے اوسکا نام اندرپت یا اندرپرست
تھا پھر راجہ انگپال تنور نے سمبت ۴۴۰ مین دہلی کی
بنا ڈالی پھر سمبت ۱۲۰۰ مین پرتھی راج یعنے
راے پتھورا نے قلعہ بنایا پھر ۷۲۵ سنہ ہجری مین
غیاث الدین تغلق نے تغلق آباد آباد کیا اور ہزار
ستون سلطان معزالدین پسر تغلق نے بنایا پھر ۷۵۵ سنہ ہجری مین
فیروز آباد فیروز شاہ نے اور مبارک آباد
مبارک شاہ نے بنایا پھر ۸۸۶ سنہ ہجری مین سلطان
معزالدین کیقباد نے کیلوگڑھی بسائی اور کوشک لال

جلال الدین

پادشاہ اور پادشاہزادون کی تھین وہ دیوانجی پر
بڑا اعتبار کرتی تھین اور اُسکو دیوانجی بھائی کہتی تھین
چندنی نے مجھسے کہا کہ تم مجھکو پڑھنا لکھنا سکھا دو
مین نے کہا کہ جو بات بہتر تمکو آتی ہو وہ تم مجھکو سکھلادو
تو اوس نے کہا کہ ای بہن زبیدہ مین نے اپنے باپ سے
جو باتین سُنی ہین وہ تم یاد کرلو اور تو مجھکو کچھ نہین آتا پھر مین نے
اوس سے پوچھا کہ کہو تب اوسنے بیان کیا کہ دہلی
بہت پورانی جگہہ ہی اور زمانۂ دراز سے تختگاہ بادشاہونکی
چلی آتی ہی اور کسی زمانہ مین یہ جگہہ اہل علم وکمال سے

بخیہ اچھا کرتی ہی اور تیپچی بھی اچھی کرتی ہی اور سوئیان پکّی
اور مہین نوکدار ہوتی ہین او نگلی مین انگشتانہ پتیل کا
پہن لیتی ہی پھر کیسا جلدی اور صاف سیتی ہی کہ امّا جان
مین تمسے کیا کہون اور گوٹا کناری کپڑون پر اچھّا
ٹانکتی ہی اوسنے مٹھائیان بنانی اور سینا مجھے
سکھا دیا ہی کہ میرا سیا ہوا کپڑا اور سُندر کا سیا ہوا
پہچانا نہین جاتا مین نے پڑھنا اوسکو سکھایا ہی چندنی
چوتھی ہیلی میری کایستھ کی بیٹی ہی اوسکا باپ دلّی کے
بادشاہ کا دیوان تھا اور دلّی کے قلعہ مین جو بیگیات

ف بخیہ اور تیپچی دو قسمین سینے کی ہین ۱۲

رہتی

ہی اور مین اوسے پڑھاتی ہون - دوسری گنگا دئی اوسکو
جالی کاڑھنی اور بیل بوٹہ بنانا اور کلابتون کا کام بیل پھول
نکالنا اچھا آتا ہی اوس سے مین نے سیکھ لیا اور اپنا پڑھنا
اوسکو سکھاتی ہون اور گنگا دئی کو گوکھرو سُنہرا روپہلا
بنانا بھی اچھا آتا ہی وہ بھی مین نے سیکھا اور گنگا دئی اوس
کھتری کی بیٹی ہی جو اس جگہہ کے راجہ کہلاتے ہین تیسری
سُندریہ بنیے کی بیٹی ہی اور بڑی سگھڑ ہی کئی طرح کی
مٹھائی اوسکو بنانی آتی ہی جلیبی لڈو پیڑا برفی کلاقند
گلاب جامن امرتی اور کئی طرح کا سینا آتا ہی پر سینے مین

بغدادی پڑھتی ہی اور عُمدہ کے سبق کی شریک چار
لڑکیان اور ہین اور زنیب کے سبق کی ساتھی پانچ
لڑکیان ہین اور جو لڑکیان عُمدہ کے سبق کی شریک ہین وہ
چارون ہندو ہین ایک کا نام رام دئی دوسری گنگا دئی
تیسری سندر چوتھی چندنی ۔ رام دئی تو برہمن کی ہی
اور باپ اوسکا بڑا پنڈت ہی کاشی جی مین رہتا ہی جسکو
بنارس کہتے ہین اور اوسکے باپ نے اوسکو ناگری پڑھائی
ہی مین نے اوس سے کہدیا ہی کہ بہن تو اپنی ناگری مجھے
پڑھادے مین اپنی اُردو تجھے پڑھادونگی پس وہ مجھے پڑھاتی

امید رکھنا وہ بات کرنا جس سے آبرو حاصل ہو مشورہ کی
بات کو ظاہر نکرنا شوہر کی اطاعت کرنا۔ امّاجان دیکھو
یہ باتین جو مین نے کہین کام کی ہین یا فضول ہین چھوٹے
تمھاری زبیدہ تو بیٹھی گوڑیان کھیلتی ہین اور مین نے اپنی
گوڑیان اپنے کنبے اور ہمسائی کی لڑکیون کو بنایا ہی کہ جب
مین پڑھنے کو بیٹھتی ہون تو سب لڑکیان میرے گرد آبیٹھتی ہین
اور اچنبھے سے میرا پڑھنا سنکر مجھسے کہتی ہین کہ ہمین بھی پڑھاؤ
دیکھو مین نے ایک لڑکی عمدہ کو تشریح الحروف
شروع کرادی ہی اور دوسری لڑکی زینب قاعدہ

کوشش کرنا دوسرے[۲۰] کے کھانے پر نظر نہ جمانا وقت[۲۱]
کھانے کے اگر کوئی آئے تو اوسکی تواضع کرنا[۲۲] ہر کام کے
شروع مین انجام پر نظر رکھنا جھوٹ[۲۳] نہ بولنا چوری[۲۴] نکرنا امانت[۲۵]
مین خیانت نکرنا پرائے[۲۶] مال کے حاصل کرنے مین اپنا
نفع نہ دھونڈنا راستی[۲۷] اور سچ کا طریق رکھنا بد لحاظی[۲۸] سے بات
نکرنا شرم[۲۹] اور حیا کا ہر وقت پاس رکھنا بیکسون[۳۰] پر رحم کرنا
جہان[۳۱] تک آپ سے ہوسکے نیکی کرنا مصیبت[۳۲] کے وقت
صبر کرنا خوشی[۳۳] کے وقت جامہ سے باہر نہو جانا خدا[۳۴] کے
دیے پر قناعت کرنا اور[۳۵] کسب و ہنر کے ذریعے سے بہتری کی

صبح کا اوٹھنا بڑے کا ادب کرنا اور لباس کا اوجلا رکھنا
بدن اور دہن کا صاف رکھنا فضول بات نکرنا دوسرے
کی سخت بات پر نرم جواب دینا یا چپ رہنا ہنر کا سیکھنا نکمی
بات پر جی نہ لگانا مہمان کی خاطر کرنا خرچ ضرورت سے
زیادہ نکرنا اور بیہودہ خرچ سے بچنا ہمت بلند رکھنا جو
آپ سے عقل مین زیادہ ہو اوسکے پاس بیٹھنا کمظرف اور
جاہل کی صحبت سے بچنا اپنا بستر اور گھر آراستہ رکھنا
جب خوب بھوک لگے اوسوقت کھانا اپنا وقت بیکاری مین
نہ کاٹنا بات سوچ سمجھ کے کرنا علم حاصل کرنے مین

صبح کے اوٹھنے والے پر خدا اپنی برکت نازل کرتا ہی اور
دن چڑھے اوٹھنے والے سے رحمت خدا کی دور ہو جاتی
ہی افسوس اگر تم پڑھی ہوتین تو کاہیکو خدا کی رحمت کو کھوتین
چوتھے محلہ والیان جب خط پڑھوانے کو میرے پاس آتی
ہین تو مین اونکے خط پڑھ دیتی ہون اور جو جواب لکھواتی
ہین اونکے جواب لکھدیتی ہون تو وہ کیسی دعائین دیتی ہوئی
جاتی ہین کہ تم بھی سنتی ہوگی پانچوین پڑھنے کے
سبب مین نے تو اتنی نصیحتین یاد کرلی ہین اور ہر ایک کے
جو ہو سکتا ہی دھیان کرکے عمل بھی کرتی ہون اور وہ یہ ہین

دیکھو ابا جان نے جو مال سوداگری کا بیچا اور خرید پر جو نفع ہوا
اور نفع مین سے گھر کا خرچ ہوا وہ مین نے کوڑی کوڑی جوڑ رکھا ہی
اور تم اوس دن جوڑتی تھین تم سے بجوڑ اتیسرے اس پڑھنے
کی بدولت مین بہت صبح سے اوٹھتی ہون اور منہ ہاتھ دھو کر
سر مین کنگھی کر کے درست ہو جاتی ہون پھر تم جب دن چڑھے
اوٹھتی ہو تو مین تمکو اور ابا کو اور بڑی بہن کو سلام کرتی ہون
اگر تم سویرے اوٹھتین تو میرا سلام اول وقت ہوتا اور بہن
زبدہ تمھارے ساتھ سوتے سے اوٹھتی ہین اما جان مین نے
کتاب مین دیکھا ہی کہ صبح کا اوٹھنا بڑی مبارک کی نشانی ہی اور

نہین پڑہا تو یہ کچھ خوبی کی بات نہین ہی دیکھو۔ مجھکو پڑہنے کی
بدولت ابتک اتنی باتین حاصل ہوگئین ایک تو میری زبان
تمھاری زبان سے اور تمھاری زبدہ کی زبان سے بہت
صاف اور بڑے خاندان والون کے مانند ہوگئی کہ شین کی
جگہہ سین نہین کہتی اور ذال یا زے کی جگہ جیم نہین کہتی
قاف کی جگہ کاف نہین کہتی اگر انصاف کرو تو پہلے
شرافت کی نشانی زبان ہی دوسرے مین نے حساب سیکھ لیا
تم تو گھر کا حساب کوڑیون یا ٹھیکریون کو رکھکر جوڑتی ہو مین
جلد کیسا ہی مشکل حساب ہو تو جوڑ دیتی ہون اب تم مجھسے پوچھ لو

کتابین پڑھنے لگی زبان صاف ہوگئی اور عبارت لکھنے لگی
مگر زبیدہ کا مان باپ کے لاڈ کے سبب وہی حال رہا ایک
دن زبیدہ سے اوسکی مان نے کہا کہ ای کمبخت بیٹی تو نے
پڑھنا لکھنا سیکھا ہی ہمارے کنبے مین تو آج تک کسی عورت
نے لکھنا پڑھنا نہین سیکھا کنبے کے لوگ نام رکھینگے اور
کوئی رشتہ ناطہ نکریگا اور تو ذلیل اور خوار رہیگی دیکھ میری
بیٹی زبیدہ تیری بڑی بہن کیسی میرے کہنے پر چلتی ہی اوسکو
کچھ پڑھنے کا خیال بھی نہین ہی زبیدہ نے کہا اماں جان
پڑھنے لکھنے مین عیب کیا ہی اگر تمھارے کنبے مین کسی لڑکی نے

پڑھنے لکھنے مین قابلیت حاصل کرے غرض کہ ایوب
پڑھنے کو روز جایا کرتا تھا اور خوب جی لگا کر پڑھتا اور جب
چھٹی لیکر آتا اپنے سبق کو دوہراتا اور بہنون کو سُناتا بڑی
بہن زبدہ تو اپنے بھائی کو بُرا بھلا کہتی ہوئی بھاگ جاتی لیکن
زبیدہ سات برس کی عمر والی کان لگا کر سنتی اور روز سبق
بھائی کا خود یاد کرلیتی پھر جو وہ تختی لکھتا روز بہنون کو دکھاتا
بڑی بہن کھیل کود مین مصروف ہو جاتی پر زبیدہ اپنے
بھائی کی وضع پر حرف لکھدیتی اور کئی کئی بار تختی کو دھو کر
مشق کرتی کہ اوسی طرح دو برس زبیدہ کو گذرے اور

لکھکر فروخت کرتا اور کبھی پیشۂ مختاری و وکالت سے کے
محنتانہ سے دن زندگی کے بھرتا اوسکو خدا نے دو
لڑکیاں اور ایک لڑکا دیا تھا کہ وہ اور اُسکی بیبی بچون کو
دیکھکر شکر الٰہی بجالاتے اور اون بچون کی غور و پرداخت مین
اپنا دل لگاتے بڑی کا نام زبدہ تھا اور وہ نو برس کی تھی
اور دوسری کا نام زبیدہ اور وہ سات برس کی تھی اور
لڑکے کا نام ایُّوب تھا اور وہ پانچ برس کا تھا لیکن بڑی بیٹی پر مان
باپ کا بہت پیار تھا اور اوسکی پیاری باتون پر اونکا جی نثار تھا ایک
دن اوس شخص نے ایُّوب کو اپنے ہمراہ لیجا کر مدرسہ مین پہونچا دیا تا کہ

اشارہ ہی لہذا نام تاریخی اس کتاب کا قسمت کا ستارہ ہی الٰہی اب مجھ میرزا نصیر الدین محمد کی یہ دعا مستجاب ہو کہ مدارس نسوان مین رائج یہ کتاب ہو پہلا باب
مان بیٹیون کے مباحثے مین اوپر تکرار لکھنے و پڑھنے کے اور پھر انجام کو مان کا اقرار نسبت فوائد علمی کے آغاز ✢ لکھنے والے داستان لطافت نشان کے اس قصہ عجیب و غریب کو یون پیرایہ بیان مین لاتے ہین کہ کسی شہر مین ایک شخص شریف اہل خاندان تھا مگر تلاش معاش مین سرگردان و پریشان تھا کبھی کتابین

و واہیات سے یہ کتاب بے لاگ ہی لڑکیون کی خوش
نصیبی کی وجہ سے نام اسکا سداسوہاگ ہی پہلا باب
مان بیٹیون کے مباحثے مین اور تکرار لکھنے پڑھنے کے
اور پھر انجام کو مان کا اقرار نسبت فوائد علمی کے کہ وہ تقریر
دلاویز ہی دوسرا باب مشتمل اوپر بارہ خطون کے جسکا
ہر خط افادۂ علمی اور رسوم خانہ داری کی دست آویز ہی
تیسرا باب یہی سداسوہاگ منظوم ہی جو بطور خلاصہ خوش
بیانی سے مرقوم ہی وہ آخر پر لگایا ہی کہ بعد نثر کے نظم بہت زیبا
زیبا ہی اس رسالہ مین مقاصد علمی کے عمدہ نتیجون کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اول ادائے حمد و نعت مصنف کا کام ہی بعدہٗ لڑکیونکی تعلیم
کا اہتمام ہی مخفی نرہے کہ اس مجموعۂ خیالی مین عورتونکی
باہمدیگر گفتگو کو ایسا دلچسپ کیا ہی کہ پڑھنے پر دمبدم جی
لگتا ہی پند و نصائح اور عمدہ خصلتون کا بیان ہی پیچ در
پیچ امورات خانہ داری مین مسلسل داستان ہی کلام فحش

و واہیات

کتاب سداسوہاگ نثر و نظم

درباب تعلیم نسوان میرزا نصیر الدین محمد

تحصیلدار نجیب آباد ضلع بجنور نے

بموجب ارشاد عام مندرجہ اشتہار مطبوعہ

گزٹ ۱۸۶۸ء حکمی جناب نواب لفٹنٹ گورنر

بہادر ممالک مغربی و شمالی تصنیف کی فقط

Sada Sohag

INDIAN INSTITUTE

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

یہ کتاب

حسب الارشاد فیض بنیاد جناب مستطاب معلے القاب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و ہدایت مکرمت بدایت
جناب عالی ایم ای کیمپسن صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک
انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی مرزا نصیر الدین محمد
تحصیلدار و ڈپٹی مجسٹریٹ نجیب آباد ضلع بجنور نے تصنیف
کی اور انعام شائستہ سرکار ذوی الاقتدار ممدوح سے
مصنف کو مرحمت وعطا ہوا اور علاوہ انعام کے پانسو جلد
گورنمنٹ عالیہ نے واسطے مدارس نسوان کے خرید فرمائین

لہذا

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھاپی گئی

Sadā suhāg.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.